شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

فرمایا ابو عبداللہ نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے سوائے نبیذ جو کی شراب اور موزوں پر مسح ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۰

۲۔ ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، عن أبي عمر الأعجمي قال: قال لي أبو عبدالله: يا أبا عمر إن تسعة أعشار الدين في التقية ولا دين لمن لا تقية له والتقية في كل شيء إلا في النبيذ والمسح على الخفين.

۲۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

توضیح:- نبیذ اور موزوں پر مسح کا استثناء اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے لہذا یہ تقیہ کو ترک کرے۔

۳۔ عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن عثمان بن عيسى، عن سماعة، عن بعض أصحابنا قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: التقية من دين الله؟ قلت: من دين الله؟ قال: إي والله من دين الله ولقد قال يوسف عليه السلام: «أيتها العير إنكم لسارقون» والله ما كانوا سرقوا شيئاً ولقد قال إبراهيم عليه السلام: «إني سقيم» والله ما كان سقيماً.

شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچائو اور تقیہ کے زریعے اسے چھپائو جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے ایمان نہیں

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۱

۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ روئے زمین پر میرے نزدیک تقیہ سے زیادہ محبوب چیز نہیں، جو تقیہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا خدا اس کو بلند مرتبہ دے گا ——— اے حبیب جو تقیہ نہ کرے گا اللہ اس کو پست کرے گا اے حبیب اس زمانہ میں مخالفین سکون و فراغت میں ہیں ہاں جب ظہور حضرت حجت ہوگا تو اس وقت تقیہ ترک ہوگا۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَكَلَتْهُ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ نَحَلُوكُمْ فِي الْبِرِّ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔ تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہل بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

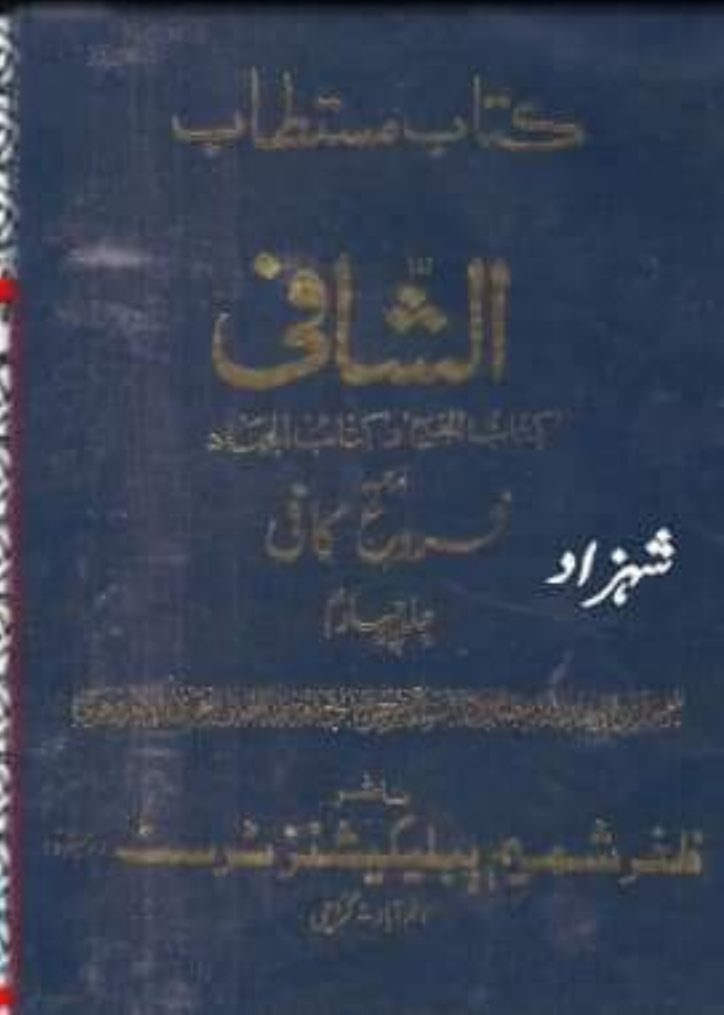

شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

حضرت ابو عبداللہ نے اس آیت کے متعلق نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان و جواب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفیعہ اچھے طریقے سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۲

في قول الله عز وجل: «ولا تستوي الحسنة ولا السيئة» قال الحسنة: التقية، والسيئة: الإذاعة وقوله عز وجل: «ادفع بالتي هي أحسن السيئة» قال: التي هي أحسن التقية. «فإذا الذي بينك وبينه عداوة كأنه ولي حميم».

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان و جواب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفیعہ اچھے طریقے سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

۷ - محمد بن يحيى: عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن الحسين بن محبوب، عن هشام بن سالم عن أبي عمرو الكناني قال: قال أبو عبدالله ﷺ: يا أبا عمرو أرأيت لو حدثتك بحديث أو أفتيتك بشيء ثم جئتني بعد ذلك فسألتني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنت أخبرتك، أو أفتيتك بخلاف ذلك بأيهما كنت تأخذ؟ قلت: بأحدثهما وأدع الآخر. فقال: قد أصبت يا أبا عمرو أبى الله إلا أن يعبد سرا أما والله لئن فعلتم ذلك إنه لخير لي ولكم. وأبى الله عز وجل لنا ولكم في دينه إلا التقية

شیعہ رافضی اور عقائد تقیہ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے نہیں پہنچا کسیٔ کا تقیہ اصحابِ کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور ازروئے تقیہ زنا نیز باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۲

۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کروں یا ایک فتویٰ دوں۔ پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہوگا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لئے تقیہ چاہا ہے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ [illegible] اللهُ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں پہنچا کسی کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو کہ وہ قوم کی عیدوں میں حاضر ہوتے تھے اور ازروئے تقیہ زنا نیز باندھتے تھے پس اللہ نے ان کو دوبارہ اجر عطا فرمایا۔

۹۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ [illegible] قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي طَرِيقٍ فَأَعْرَضْتُ عَنْهُ بِوَجْهِي وَمَضَيْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَأَلْقَاكَ فَأَصْرِفُ وَجْهِي كَرَاهَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ، فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللهُ وَلَكِنْ رَجُلًا

شہزاد

رافضیت کے نزدیک امر دین میں تقیہ ہے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے اے ابو عمرو اگر میں تجھ سے ایک بات بیان کرو یا ایک فتویٰ دوں پھر تم دوبارہ مجھ سے وہی سوال کرو اور میں پہلے کے خلاف جواب دوں تو تم کس پر عمل کرو گے میں نے کہا نئی بات پر اور دوسری کو چھوڑ دو گا تم نے ٹھیک کہا اللہ چاہتا ہے اس کی عبادت پوشیدہ طور پر کی جائے خدا کی قسم اگر تم نے ایسا کیا تو میرے اور تمہارے دونوں کے لیے بہتر ہو گا اور اللہ نے امر دین میں تمہارے اور ہمارے لیے تقیہ چاہا ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۲

جب رافضیت کے عجوبہ کے ظہور کا وقت قریب ہو گا تو تقیہ سخت ہونا چاہئے

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جب ظہورِ حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵

۱۶۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ خدا اور رسولؐ نے اس لئے رکھا ہے تاکہ مومن کا خون نہ بہے اور اگر خون بہنے سے روکنا تقیہ سے ممکن نہ ہو تو پھر تقیہ جائز نہیں۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا قَارَبَ هَذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہئے

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ

۱۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ
وَمَعْمَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

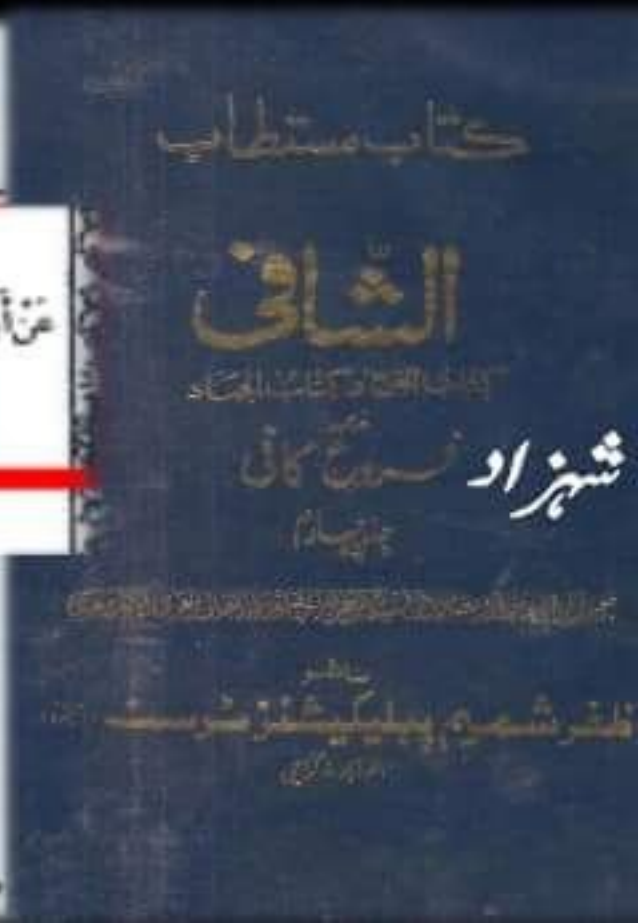

عقائد رافضیت کے مطابق تقیہ ہر شے میں ہے

حضرت امام باقرؒ نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر
ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سخت ہونا چاہئے

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ وَمُعَمَّرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ وَحُمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ وَزُرَارَةَ قَالُوا : سَمِعْنَا أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُضْطَرُّ إِلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ .

۱۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر اس شے میں ہے جس کے معاملہ میں انسان مضطر ہو اللہ نے یہ اس کے لئے حلال کیا ہے۔

أَبِي عَبْدِاللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : التَّقِيَّةُ تُرْسُ اللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ

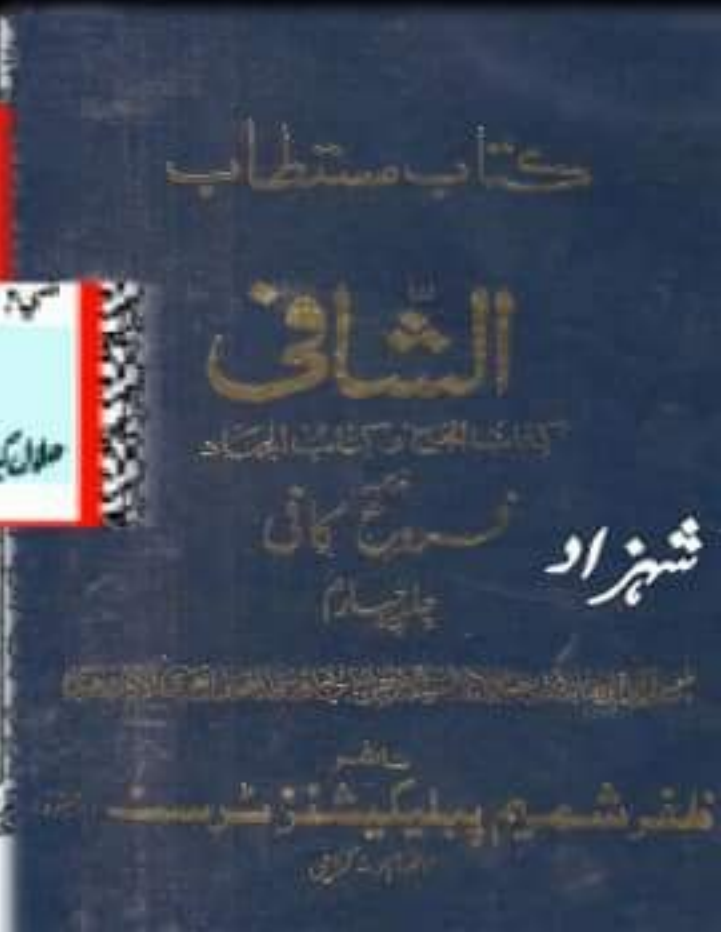

رافضیت کے امام کے مطابق تقیہ میرا دین ہے میرے آبائواجداد کا دین ہے

حضرت امام باقرؒ نے تقیہ میرا دین ہے میرے اور میرے آبائواجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۴

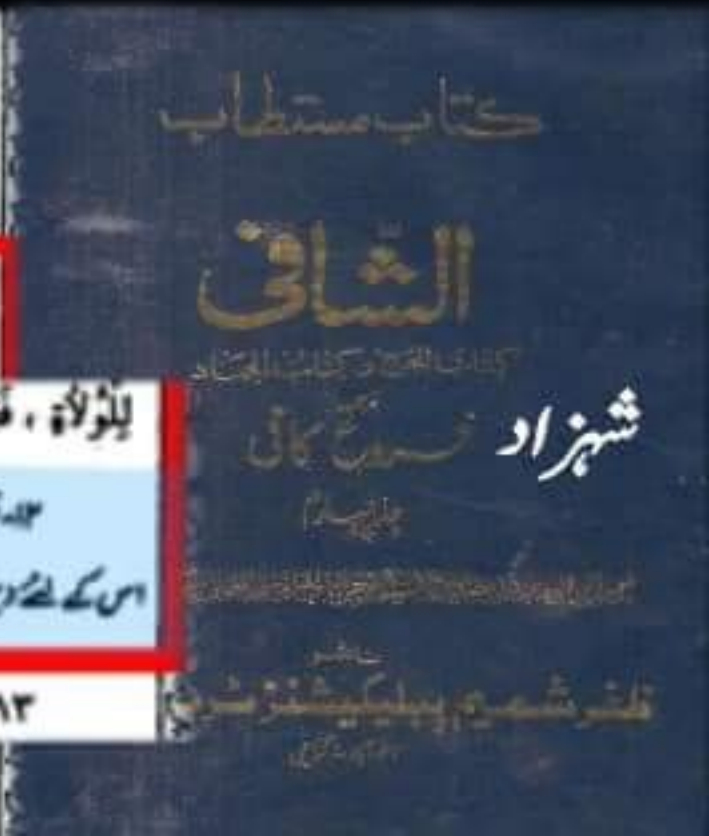

۱۱۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ تم ایسے عمل سے بچو جس پر لوگ ہمیں عیب لگائیں۔ بُرا بیٹا اپنے عمل سے اپنے باپ کو عیب لگاتا ہے۔ تم ایسے بنو کہ جو آپ کے لئے باعثِ زینت ہو نہ کہ باعثِ شرم ہو۔ قبیلہ والوں سے، اگرچہ وہ مذہباً مخالف ہوں ان کے مریضوں کی عیادت کرو ان کے جنازوں میں موجود ہو اور کسی امر نیک میں ان کو سبقت نہ کرنے دو کیونکہ تم اس کے لئے ان سے زیادہ بہتر ہو۔ خدا کی قسم خدا کو سب سے زیادہ محبوب عبادت وہ ہے جو پوشیدہ ہو یعنی بصورت تقیہ۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِوُلَاةِ، فَقَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ.

لِوُلَاةِ، فَقَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباواجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام

جاننے والے اس ضرورت ہے۔

امام صاحب کے مطابق تقیہ ہر ضرورت میں ہے

فرمایا امام محمد باقرؒ نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۴

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء اجداد کا دین ہے جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے دین نہیں۔

۱۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

قَالَ : التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ جاننے والا ہے اس ضرورت ہے۔

۱۴ - علی ، عن ابیہ ، عن ابن محبوب ، عن [illegible]

والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

رافضیت کا امام فرماتا ہے میری آنکھوں کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہچانے والی کوئی چیز نہیں

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھوں کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہچانے والی کوئی چیز نہیں بے شک تقیہ مومن کے لیے سپر ہے

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۴

قَالَ: التَّقِيَّةُ فِي كُلِّ ضَرُورَةٍ وَصَاحِبُهَا أَعْلَمُ بِهَا حِينَ تَنْزِلُ بِهِ.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ ہر ضرورت میں ہے (فتویٰ قضا اعمال جوارح وغیرہ) اور صاحب زیادہ

۱۴۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ غُدَيْرِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي

۱۴۔ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ غُدَيْرِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي
عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ: إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لئے سپر ہے۔

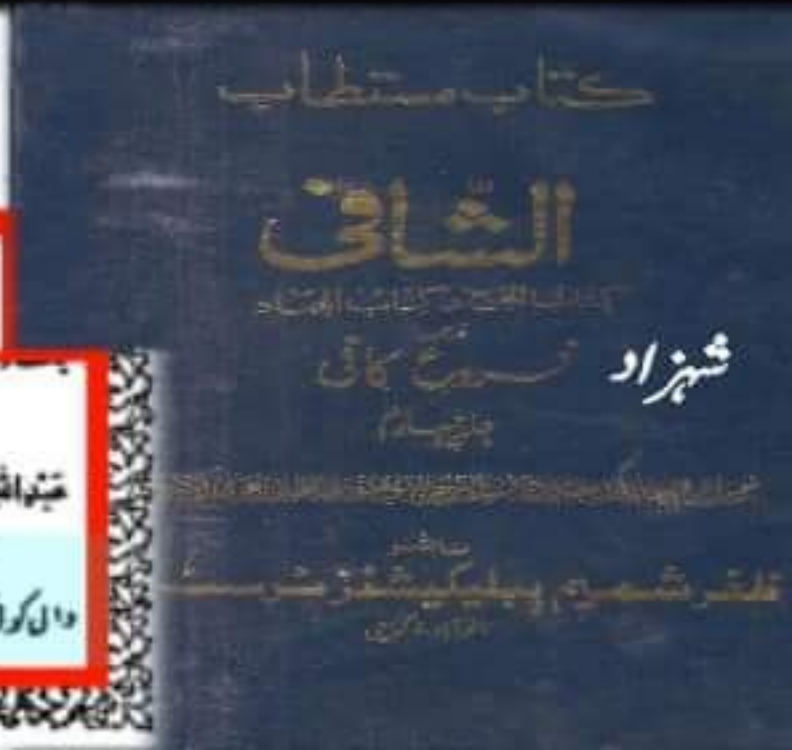

رافضیت کے عقائد تقیہ

فرمایا ابو عبداللہ نے تقیہ سپر ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵

عقائد رافضیت کے مطابق جس کا تقیہ نہیں اس کا ایمان نہیں

راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ تقیہ مومن کی سپر ہے اور مومن کے لیے عزیز ہے جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے ایمان نہیں جو ہماری احادیث کو سنے اور ہماری اشاعت نا کرے تو اس کے لیے دنیاں میں زلت ہوگی اور اللہ اس کے دل سے نور نکال دے گا

الشافی جلد ۴ صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیّہ

((بابُ التَّقِیَّۃِ)) ۲۲۵

...السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

۲۰۔ الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّی بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنِ الْحُسَیْنِ

ابْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: خَالِطُوهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ وَخَالِفُوهُمْ بِالْجَوَّانِيَّةِ إِذَا كَانَتِ الْإِمْرَةُ صِبْيَانِيَّةً.

۲۰۔ فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے مخالفین سے بظاہر میل ملت رکھو اور باطن میں مخالفت رکھو جبکہ حکومت بازیچہ اطفال ہو۔

١٧ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : كُلَّمَا تَقَارَبَ هٰذَا الْأَمْرُ كَانَ أَشَدَّ لِلتَّقِيَّةِ .

۱۷۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ظہور حضرت حجت کا وقت قریب ہو تو تقیہ اور زیادہ سختی سے ہونا چاہیے

اُصول کافی

جلد چہارم

...ا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی بقوی الامروہوی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

دوسو پچیسواں باب

تقیّہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

١٤ ـ عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: [كَانَ] أَبِي عليه السلام يَقُولُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَقَرُّ لِعَيْنِي مِنَ التَّقِيَّةِ؛ إِنَّ التَّقِيَّةَ جُنَّةُ الْمُؤْمِنِ.

۱۴۔ فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے پدر بزرگوار فرماتے تھے میری آنکھ کو تقیہ سے زیادہ ٹھنڈک پہنچانے والی کوئی چیز نہیں، بے شک تقیہ مومن کے لیے سپر ہے۔

الشافی

ترجمہ

اُصول کافی

جلد چہارم

از السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

١٢۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِبْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاالْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْقِيَامِ لِلْوُلَاةِ ، فَقَالَ: قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عليه السلام : التَّقِيَّةُ مِنْ دِينِي وَدِينِ آبَائِي وَلَاإِيمَانَ لِمَنْ لَاتَقِيَّةَ لَهُ .

١٢۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے تقیہ میرا دین ہے اور میرے آباء اجداد کا دین ہے جس کے لیے تقیہ نہیں اس کے لیے دین نہیں۔

الشافی

ترجمہ

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ٢٢٥

السید حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

٥۔ أَبُوعَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ الْمَكْفُوفِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : اتَّقُوا عَلَى دِينِكُمْ فَاحْجُبُوهُ بِالتَّقِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ ، إِنَّمَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالنَّحْلِ فِي الطَّيْرِ لَوْ أَنَّ الطَّيْرَ تَعْلَمُ مَا فِي أَجْوَافِ النَّحْلِ مَا بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ ، إِلَّا أَكَلَتْهُ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ عَلِمُوا مَا فِي أَجْوَافِكُمْ أَنَّكُمْ تُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَأَكَلُوكُمْ بِأَلْسِنَتِهِمْ وَ لَنَحَلُوكُمْ فِي الْبِيرِ وَالْعَلَانِيَةِ ، رَحِمَ اللهُ عَبْداً مِنْكُمْ كَانَ عَلَى وَلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اپنے دین کو مخالفوں سے بچاؤ اور تقیہ کے ذریعہ سے اُسے چھپاؤ جس کے لئے تقیہ نہیں اس کے لئے ایمان نہیں، تم مخالفوں کے درمیان ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھی اگر وہ جان لیں کہ شہد کی مکھیوں کے پیٹ میں کیا چیز ہے تو وہ البتہ اس کو کھا جائیں اور اگر تمہارے مخالفین جان لیں کہ تمہارے اندر ہم اہلِ بیت کی محبت ہے تو تم کو اپنی زبانوں سے کھا جائیں یعنی تمہاری مذمت کریں اور پوشیدہ علانیہ تم کو گالیاں دیں خدا ان لوگوں پر رحم کرے جو ہماری ولایت کا دم بھرتے ہیں۔

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز پرائیویٹ لمیٹڈ (رجسٹرڈ)

٢ - ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

٢- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ تقیہ میں نوّے حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ ہر شے میں ہے۔ سوائے نبیذ (جَو کی شراب) اور موزوں پر مسح ہے۔

الشافی

ترجمہ

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیّہ

((بَابُ التَّقِيَّةِ)) ٢٢٥

شیعہ مذہب میں جو تقیہ کو نہیں مانتا وہ دین نہیں رکھتا

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے جو تقیہ کو نہیں مانتا وہ دین نہیں رکھتا

شیعان اہل بیت، فضائل، صفات، فرائض

(۷۸۶)

شیعانِ اہلبیتؑ

فضائل، صفات، فرائض

علامہ سید رضی جعفر نقوی

رافضیت Vs شیعہ

شیعہ اور تقیہ

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ
وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهُ۔

ابان بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ:
"جو تقیہ کو نہیں مانتا وہ دین نہیں رکھتا اور جس میں پرہیزگاری نہیں، اس کے پاس ایمان نہیں۔

اُصول کافی

جلد چہارم

دوسو پچیسواں باب

تقیّہ

((بابُ التَّقِيَّةِ)) ۲۲۵

علامہ السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ

عليه السلام في قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ» قَالَ: الْحَسَنَةُ : التَّقِيَّةُ ، وَالسَّيِّئَةُ: الْإِذَاعَةُ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : «ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ» قَالَ : الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ التَّقِيَّةُ ، «فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ» .

۶۔ فرمایا حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، نیکی اور بدی برابر نہیں کہ نیکی سے مراد تقیہ ہے اور برائی سے مراد زبان وجوب تقیہ میں اپنے عقائد کا ظاہر کرنا ہے اور اس آیت کے متعلق برائی کا دفعیہ اچھے طریقہ سے کرو فرمایا وہ اچھا طریقہ تقیہ ہے اس طرح کہ جس سے تم کو عداوت ہے اس سے اپنے کو خالص دوست ظاہر کرو۔

جو تقیہ نہیں کرتا وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص تقیہ کو اپنے لیے لازم قرار نہ دے اور وہ ہمیں ان جھوٹے لوگوں سے محفوظ نہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں
(یعنی وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں)

امالی الشیخ الطوسی جلد دوم صفحہ 328

۴ زمین پر اللہ تعالیٰ کی کسی نشانی کے ظہور کے وقت (یعنی زلزلہ وغیرہ کے ظہور کے وقت)۔

تقیہ ضروری ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق عليه السلام: وليس منا من لم يلزم التقية ويصوننا عن سفلة الرعية.

(بذریعہ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص تقیہ کو اپنے لیے لازم قرار نہ دے اور وہ ہمیں ان جھوٹے لوگوں سے محفوظ نہ رکھے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے)۔

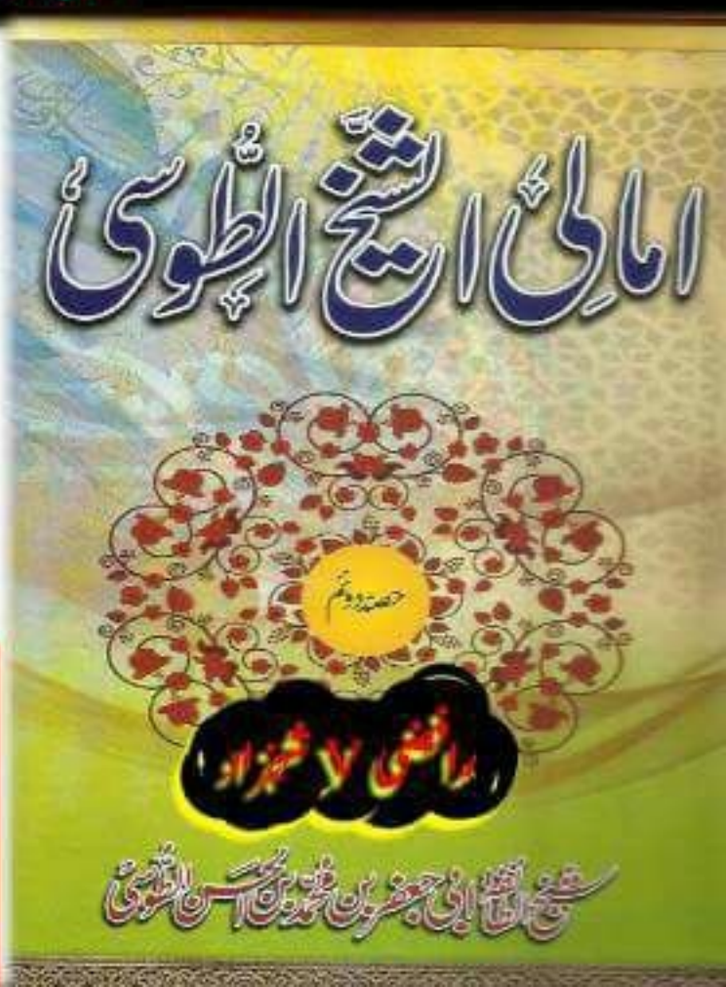

شیعہ پر تقیہ واجب ہے جو تقیہ نہیں کرتا وہ شیعوں میں سے نہیں

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا تم پر تقیہ واجب ہے جو شخص تقیہ کو شعار اور اوڑھنا نہیں قرار دیتا اس شخص کے سامنے جس سے وہ امن میں ہے تاکہ تقیہ کی اِس کی عادت بن جائے اور اس سے بھی تقیہ کرے جس سے اس کو خوف ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے

امالی الشیخ الطوسی جلد دوم صفحہ 360

تم پر تقیہ واجب ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: عليكم بالتقية فانه ليس منا من لم يجعلها شعاره ودثاره مع من يأمنه ليكون سجيته مع من يحذره.

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم پر تقیہ واجب ہے جو شخص تقیہ کو اپنا شعار اور اوڑھنا نہیں قرار دیتا، اس شخص کے سامنے جس سے وہ امن میں ہے، تاکہ تقیہ اس کی عادت بن جائے اور اس سے بھی تقیہ کرے جس سے اس کو خوف ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔

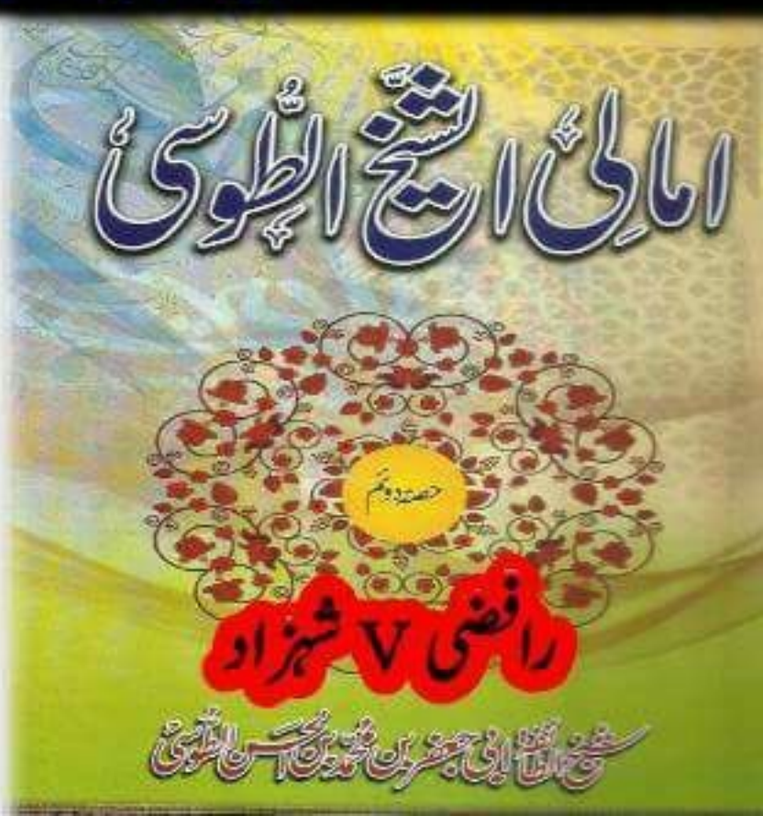

مجالس المؤمنین

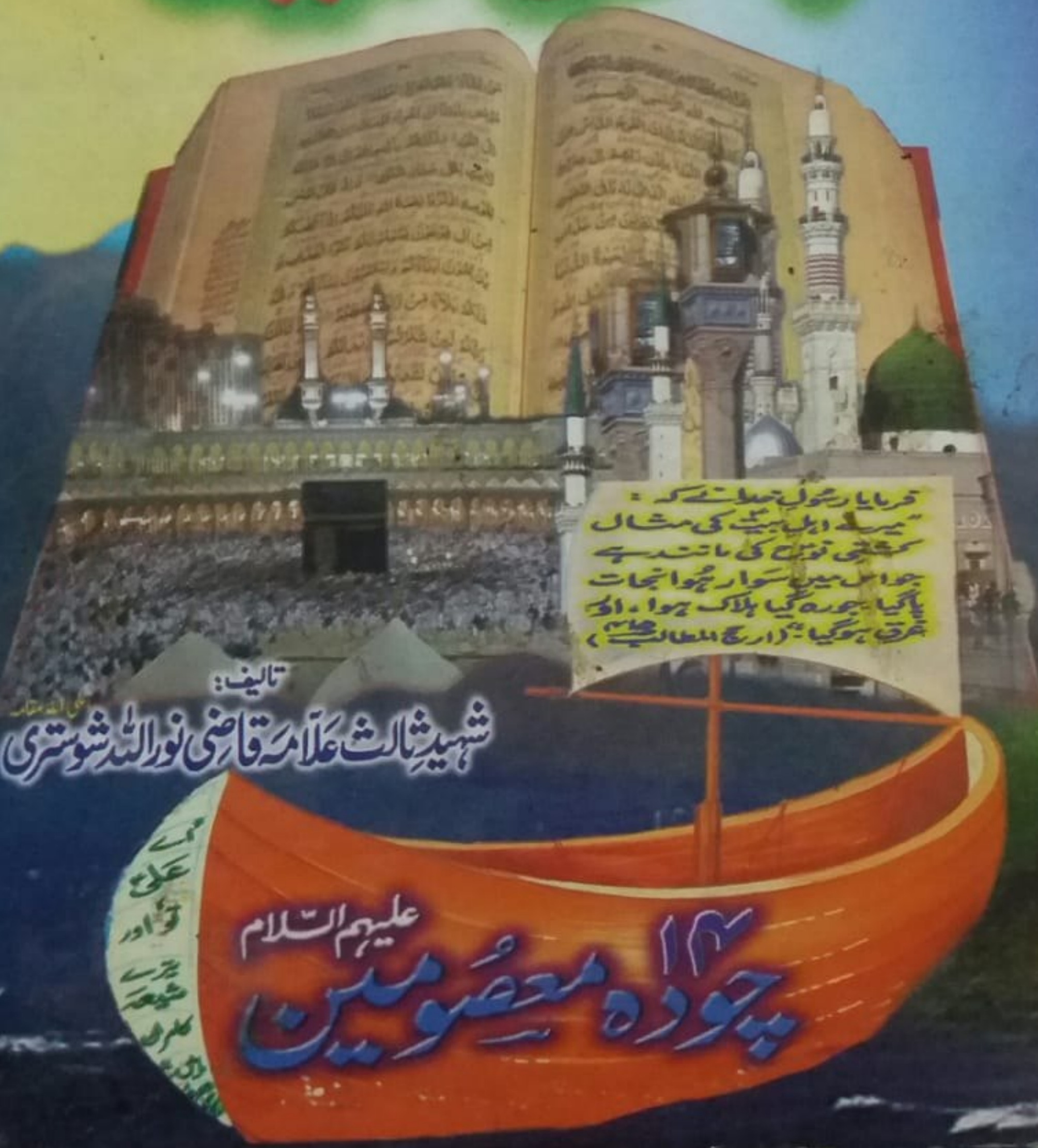
فرمایا رسولِ خدا نے کہ:
"میرے اہلِ بیتؑ کی مثال
کشتیِ نوحؑ کی مانند ہے
جو اس میں سوار ہوا نجات
پا گیا۔ جو رہ گیا ہلاک ہوا۔ اور
غرق ہو گیا۔" (ارجح المطالب ص۴۱۵)

تالیف:
شہیدِ ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستری

چودہ معصومین علیہم السلام

بیت

رو از بـر ای سـر خـویـش تـاج زریـن سـاز
زخـاک پـای جـوانـمـرد "وال من والاه"

زدل عـداوت او دور دار تـانـخـوری
زتیـغ لـفـظ نبـی زخـم "عـاد من عـاداه"

گـواه پـاکـی اصـلـت ولای شـاهـی دان
کـه بـر کـمـال مـعـالیـش "هل اتی" است گواه

جاؤ اور اپنے سر کے لئے اس جواں مرد کی خاک پا سے زرین تاج بناؤ' جس کے لئے رسولؐ نے "وال من والاہ" اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔" کہا۔ اور اپنے دل سے اس کی عداوت کو دور رکھ تا کہ تو "عـادمـن عـاداہ" اللہ! جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی رکھ' کی تیغ کے زخم سے محفوظ رہے۔

شاہ ولایتؑ کی محبت کو اپنی پاکیزہ ولادت کا گواہ سمجھ۔ علیؑ کی کمال عظمت پر "ھـل اتـی" کی سورت گواہ ہے۔

"حمد وثنا اور درود کے بعد ارباب عرفان واصحاب بصیرت سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت سے سلاطین صفویہ کے برسر اقتدار آنے تک شیعہ ہمیشہ تقیہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور مخالفین کی قوت وشوکت کی وجہ سے اپنے مذہب کے اظہار سے عاجز رہے اور مجبوراً اپنے آپ کو شافعی یا حنفی کہلاتے تھے۔ اس کے باوجود بھی ہر دور میں ان کی کتابوں کو جلایا گیا اور لکھنے والوں کے ہاتھ قطع کئے گئے اور انہیں دار پر لٹکایا گیا اور ان سے زندان بھرے گئے اور علمائے امامیہ میں سے بہت سے علماء کی کتابیں صرف ان کے گھروں تک ہی محدود رہیں اور آخر کار انہیں دیمک چاٹ گئی۔ پروردگار عالم نے آخر کار ملت مظلوم پر رحم کیا اور اللہ نے شیعوں کو قوت وشوکت عطا کی اور قیاصرہ عثمانی اور اکاسرہ عدوی کے تخت و تاج الٹ گئے اور ان کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہوا اور ان طاغوتی حکومتوں کی جگہ صفوی خاندان برسر اقتدار آیا اور اس خاندان کی برکت سے شیعہ تقیہ کے امتحان سے آزاد ہوئے اور

کتاب مستطاب

مجالس المؤمنین

تالیف

شہید ثالث علامہ قاضی نور اللہ شوستریؒ

اعلیٰ اللہ مقامہ

شہید سنہ ۱۰۱۹ قمری ہجری

ترجمہ

محمد حسن جعفری

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ، کراچی

بیت

رو از برای سرخویش تاج زرین ساز
زخاک پای جوانمرد "وال من والاہ"
زدل عداوت او دور دار تانخوری
زتیغ لفظ نبی زخم "عاد من عاداہ"
گواہ پاکی اصلت ولای شاہی دان
کہ بر کمال معالیش "ہل اتی" است گواہ

جاؤ اور اپنے سر کے لئے اس جواں مرد کی خاک پا سے زرین تاج بناؤ' جس کے لئے رسولؐ نے "وال من والاہ" "اللہ! تو اس سے دوستی رکھ جو اس سے دوستی رکھے۔" کہا۔
اور اپنے دل سے اس کی عداوت کو دور رکھ تا کہ تو "عادمن عاداہ" اللہ! جو اس سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی رکھ' کی تیغ کے زخم سے محفوظ رہے۔
شاہ ولایتؑ کی محبت کو اپنی پاکیزہ ولادت کا گواہ سمجھ۔ علیؑ کی کمال عظمت پر "ہل اتی" کی سورت گواہ ہے۔

"حمد وثنا اور درود کے بعد ارباب عرفان واصحاب بصیرت سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت سے سلاطین صفویہ کے برسر اقتدار آنے تک شیعہ ہمیشہ تقیہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور مخالفین کی قوت وشوکت کی وجہ سے اپنے مذہب کے اظہار سے عاجز رہے اور مجبوراً اپنے آپ کو شافعی یا حنفی کہلاتے تھے" اس کے باوجود بھی ہر دور میں ان کی کتابوں کو جلایا گیا اور لکھنے والوں کے ہاتھ قطع کئے گئے اور انہیں دار پر لٹکایا گیا اور ان سے زندان بھرے گئے اور علمائے امامیہ میں سے بہت سے علماء کی کتابیں صرف ان کے گھروں تک ہی محدود رہیں اور آخر کار انہیں دیمک چاٹ گئی۔ پروردگار عالم نے آخر کار ملت مظلوم پر رحم کیا اور اللہ نے شیعوں کو قوت وشوکت عطا کی اور قیاصرہ عثمانی اور اکاسرہ عدوی کے تخت و تاج الٹ گئے اور ان کے ایوانوں میں زلزلہ بپا ہوا اور ان طاغوتی حکومتوں کی جگہ صفوی خاندان برسر اقتدار آیا اور اس خاندان کی برکت سے شیعہ تقیہ کے امتحان سے آزاد ہوئے اور